رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۸

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی ۲۶ جون سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۲۶

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

تواریخ کلیسیا	۸/
تواریخ مذہب	۸/
تواریخ روم	۸/
تواریخ مصر	۸/
تواریخ یونان	۸/
مرقع روس	۸/
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲/
حیات پولوس	۴/
حیات داؤد	۸/
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو	۳/

مفید حکایتیں

رامپال سنگھ، رومن اُردو	۸/
تلاشِ حق اُردو۔ رومن اُردو	۲/ و ۶/
دولتِ لازوال اُردو	۳/، ۵/، ۸/
دولتِ لازوال رومن اُردو	۸/
عزّت بیمثال اُردو	۳/، ۵/، ۸/
" رومن اُردو	۸/
حالات جاپان	۲/ و ۶/
شریف بیبیاں	۳/ و ۶/
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲/ و ۶/ گورمکھی	۱/
سیر ہند	عہ/
وکیل کی سرگذشت رومن	۶/
سور جپرکاش	۴/ و ۶/ مجلد ۱۲/

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸/
سمپردائے	۳/ و ۵/
ویدوں کی تعلیم	۱۰/
وشنو کے دس اوتار	۲/
ویدک تصنیفات	۱۰/
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۱ پائی
تیرتھ	۹ پائی
اہلِ ہنود کے تیوہار	"

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اُردو	۱۰/
خدائے اسلام	۲/
ینابیع القرآن	۳/
الکفارہ	۱/

کتاب	قیمت
بائیبل یا قرآن	۱۰/
مسیح ابن اللہ	۲/
میزان الحق	۴/
طریق الحیات	۲/
کشف القرآن	۶/
عقاید اسلامیہ	۱۰/
ینابیع الاسلام	۸/
ہدایت المسلمین	۸/
تحقیق الایمان	۴/
تواریخ محمدی	۴/
تعلیم محمدی	۴/
دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	۲/
دعوت اسلام	۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن	۸/
بیگناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	"
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	"
حضرت محمدؐ	"
انجیل شریف کی صحت و درستی	"
اسماءِ الٰہی	"
خدا کے دس حکم	"
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	"
مسیح یا محمد	"
نماز	"
سچا اسلام	"
قرآن	"
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	"
یسوع مسیح	"
سورہ فاتحہ	"
ہمارا شافع کون ہے	"

کتاب	قیمت
اثمار شیریں	۵/ و ۱۲/
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	"
انصاف کا دن	"
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶/
تحقیق الاسلام حصہ اول	۲/

سلسلہ اصلاح

کتاب	قیمت
اصلاح تمدن	۳/
اصلاح زراعت	۶ پائی
اصلاح اخلاق	۲/
ہند کی افلاس کا انسداد	۶ پائی
شادی کی بابت خیالات	"
صنعت و دستکاری	۲/

اسکول کی کتابیں

کتاب	قیمت
اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ۱/
اُردو کی پہلی کتاب	۱/
اُردو کی دوسری کتاب	۲/ و ۳/
اُردو کی تیسری کتاب	۳/
اُردو کی چوتھی کتاب	۴/
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	۱/
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲/
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳/
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳/
گورمکھی قاعدہ	۳ پائی

کیٹی کیزم

کتاب	قیمت
دینی سوال و جواب	۶ پائی
" " " پنجابی اُردو حروف	"
" " " رومن اُردو	"
" " " گورمکھی	"

سوالات

کتاب	قیمت
سوالات متی کی انجیل پر	۱/
" مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱/
" لوقا کی انجیل پر	۱/
" یوحنا کی انجیل پر	۱/

مسیحیوں کیواسطے

کتاب	قیمت
تواریخ کلیسیا	۸/
حل مشکلات حصہ اول	۶/
تحقیق بائبل	۴/
طالبان حق	۹/
تواریخ بائبل	۸/
حیات مسیح	۱۲/
مسیح کا نمونہ	۸/
مسیح کے خاص دوست	۸/
کشف الحقایق	۴/
راہِ زندگی	۱۲/
موازنہ مذاہبِ رومن	۸/
مسیح کی تعلیم ۴/ ۸/	۱۲/
القاب مسیح	۱۴/
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیئے	۴/
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات	۴/

متفرق کتابیں

کتاب	قیمت
رابنسن کروسو	۱۲/
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸/
ابن حور اُردو ۸/ - طلائی شمعدان	۴/
روح سے معمور زندگی	۴/
طریقِ دعا	۴/
شعاعِ نور حصہ اول و دویم	۵/
طیطس یا رفیق صلیب	۸/



نور افشان

لودیانہ جمعہ ۲۶ جون ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

دہلی بمب کیس کا مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے۔ اور اس میں بہت سے باغی معلوم ہوتے ہیں۔

روس کے دو افسر جو ہوائی جہاز پر راستہ بھول گئے۔ اور پرشیا کی سرحد میں اُترے ان کو پرشیا کے سپاہیوں نے گرفتار کر لیا ہے۔

مہاراجہ بیکانیر صاحب کچھ عرصے سے علیل تھے۔ اب کچھ اچھے ہیں۔

برما میں مٹی کے تیل کی کانیں ترقی پر ہیں۔ ۱۹۱۳ء کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزرے سال کے مقابلے میں پونے تین کروڑ گیلن کی بیشی ہوئی۔

کلکتہ پریذیڈنسی جیل کے جیلر مسٹر ہل کو ایک قیدی بنام شیخ عبدالسبحان نے ایک لوہا اُن کی پیٹھ پر مارا اور جب پکڑا گیا تو اس نے کہا کہ قیدیوں کو خوراک اچھی نہیں دیتا تھا۔

کلکتہ اور بمبئی سے تار آئے ہیں کہ مون سون ہوا تیز ہے۔ اور بارش شروع ہے۔ اور یہاں بھی بارش کی بڑی بھاری اُمید ہے۔

انگلستان اور ترکستان کے درمیان ریلوے کا انتظام بھی درپیش ہے۔

جرمنی کا ایک فوجی جہاز اُڑتے ہوئے بادل کی بجلی میں جا کر ٹوٹ گیا۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

انگلستان میں جنوب کی طرف ایسی سخت آندھی آئی کہ کئی ایک لوگ جان سے مر گئے ہیں۔ اور جگہ جگہ سے نقصان کی خبریں موصول ہوتی ہیں۔

برما میں بارش کے زیادہ ہونے سے پیگو سے میں ندیاں بھر گئیں۔ اور فصل اور مویشی کا نقصان ہوا۔

ہز اکسیلنسی وائسرائے آجکل شملے میں قیام کرتے ہیں۔ برسات میں دورے پر جانے کا ارادہ ہے۔

ہز اکسیلنسی لیڈی ہارڈنج ۹ دیں اکتوبر کو انگلستان سے ہندوستان کو روانہ ہونگی۔

ہز اکسیلنسی لارڈ و لیڈی ویلنگڈن مدراس کی طرف دورہ فرماہیں اتوار کے روز پونا میں تشریف لائے۔

لکھنو کے ایک لوہار کی دوکان میں آگ لگی اور فوراً آگ بجھائی گئی۔

جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے سٹیشن کرلا کے قریب ایک مال گاڑی اور تین چار گاڑیاں لائن پر سے اتر گئیں جس کی وجہ سے ڈاک ۵ اگو دیر سے پہونچی۔

تار برقیات

۱۳ جون ایتھنز۔ گورنمنٹ سے منظور شدہ جہاز برابر پناہ گزینوں کو ایجن جزائر کو لا رہے ہیں اس کے علاوہ بہت سے یونانی تھریس سے اور ۲۰۰۰۰ ایشیا کوچک سے یونان میں آگئے ہیں۔ اور ایشیائی ساحل پر ۵۰۰۰۰ اور ہیں جو کہ روانہ ہونے کا موقع ڈھونڈھ رہے ہیں۔

۱۳ جون ایتھنز۔ ہیسا اخبار خبر دیتا ہے کہ ٹرکی کے ساتھ لڑائی شروع ہو جاویگی۔

۱۳ جون واشنگٹن۔ یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کسی کشتی کو جو بارود وغیرہ سے لدی ہوئی ہو میکسیکو کے کسی بندرگاہ کو جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

۱۳ جون لنڈن۔ پرنس آف ویلز نے آج سینٹ انیلم چرچ کا بنیادی پتھر نصب فرمایا۔ ہز رائیل ہائنس جبکہ پہلے پہل عوام کے سامنے تشریف آور تھے تو بہت چیرس دیئے گئے۔ وہاں پر بہت سے جھنڈے اور کتبے لگائے گئے تھے اور ان پر یہ الفاظ لکھے تھے "خدا ولیعہد کو سلامت رکھے"۔

۱۳ جون بسنتی۔ ایک بھاری آگ لگی۔ ملڈر راس کے تین بڑے گھاٹ جل گئے۔ اور کچھ اون بھی۔

نقصان ۱۰۰۰۰۰ پونڈ سے اوپر بتایا جاتا ہے۔

۱۴ جون شکاگو۔ مسٹر سٹیفنسن ایکز وائس پریذیڈنٹ متحدہ امریکہ فوت ہو گئے ہیں۔

۱۴ جون۔ الہ آباد۔ کل شام کو جبکہ ڈاکٹر سندر لعل جو کہ سر پرامدا چرن بینرجی کے بجائے جج مقرر ہوئے ہیں جبکہ وہ کرسی نشین ہوئے۔ تو ان کو مبارکبادی کے پیغام آئے۔

مسٹر درگا چرن بینرجی وکیلوں کی انجمن کی طرف سے بولے اور بیان کیا کہ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ انہی کے ممبروں میں اس کورٹ کا جج مقرر ہوا ہے۔ ڈاکٹر سندر لعل کو مسٹر اے۔ ای۔ راوس گورنمنٹ ایڈوکیٹ اور چیف جسٹس سر ہنری رچرڈس نے مبارکبادی دی۔

۱۵ جون بمبئی۔ میسرز گریوس کاٹن اینڈ کو کے ایک نوکر نے چار چھوٹے لڑکوں کو کل رات پکڑ لیا جو کہ روئی پر مٹی کا تیل ڈالکر آگ لگانے کی کوشش کر رہے۔ تین یوریشین تھے۔ اور ایک ہندو تھا۔ وہ کی عمر ۱۱ برس کی تھی۔ ایک کی دس برس کی اور دوسرے کی ۶½ برس کی آگ بہت سی جگہوں میں لگائی گئی۔ لیکن جلدی ہی بجھا دی گئی۔ ان لڑکوں کے گھر کاٹن گرین کے پاس ہیں۔

ان میں سے ایک نے کہا کہ میں یونہی شور مچایا تھا کہ آگ لگ گئی تاکہ انجن کو گذرتے دیکھے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ کل رات ہم نے آگ لگائی تاکہ شور مچادیں۔ اور اس کے عوض ان کو انعام دیا جاوے

انہوں نے بیان کیا کہ کسی نے ہم کو اس کام کے لئے آمادہ نہیں کیا۔

پولیس نے ان کو عارضی طور پر چھوڑ دیا ہے اور یہ خیال ہے کہ یہ اس آگ کے لگانے والے ہیں جو پہلے لگ چکی ہیں۔

ایک بات کا خیال کر کے ان کو رہا کیا ہے کیونکہ لڑکے اگر ایسا کرنے کے لئے اکسائے جاویں تو اس عمر کے لڑکے فوراً اقرار کر دیتے ہیں۔

۱۵ جون رنگون۔ سر چارلس خاکس چیف جج کل رخصت سے واپس آگئے ہیں۔ اور کل سر ہنری ٹول سے چارج لے لیا ہے۔

نتھمل میں اتوار کی رات کو کراچی کی عمارت میں آگ لگی۔ اور راویرتنک کے دو گھروں کو جلا دیا۔ آگ جلد بجھائی گئی۔ اور باقی عمارتیں بچ گئیں۔ لیکن پولیس کے دفتر کے سب کاغذ اور مثلیں جل گئیں۔ اور کچھ پانی سے نقصان ہوا۔

جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے سٹیشن کرلا کے قریب ایک مالگاڑی اور تین یا چار گاڑیاں لائن پر سے اتر گئیں۔ جس کی وجہ سے ڈاک ۵ گھنٹے دیر سے پہونچی۔

ہندو سائیکلوپیڈیا

ناظرین نورافشاں ہندو سائیکلوپیڈیا تیار ہے صرف تھوڑا کام ابھی باقی ہے۔ جون کے آخر میں یا جولائی کے شروع میں ملاحظہ سے گذریگا رعائتی قیمت للعہ سے فائدہ اٹھاویں۔ بعد میں ۲ روپیہ محصول ڈاک ہوگی۔

المشتہر پی۔ کیول سنگھ مشن کمپونڈ لودیانہ

اڈیٹوریل نوٹس

خدا کی بادشاہت کا اخلاقی پہلو

خداوند مسیح کی تعلیم سے واضح ہوتا ہے کہ وہ خُدا کی بادشاہت کے زیرسایہ رہنے والوں سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ خُدا کی شریعت کی پوری پوری فرمانبرداری کریں۔ "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں" یہاں جو انبیاء کا ذکر ہوا ہے۔ جو شریعت کی اخلاقی تشریح کرتے اور لوگوں پر اُس کے عمل کرنے کا زور ڈالتے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کا بھی منشا شریعت کی اخلاقی اصلیت کو ظاہر کرنا ہے۔ مسیح نے خود اپنی فرمانبرداری اور اپنے رسولوں پر اُس کے پورا کرنے کا زور ڈالنے اور اُن اس امر میں طاقت دینے سے اُس کے زور اور ضرورت کو بخوبی واضح کردیا۔ اس معنی میں وہ خُدا کی بادشاہت کے فرزندوں سے اس راستبازی کی طلب کرتا ہے۔ جو فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے بہتر اور کامل ترہو کیونکہ وہ لوگ حرف کی زیادہ عزت اور توقیر کیا کرتے تھے۔ مگر شریعت کی روح اور اصلیت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس سے تجاوز کیا کرتے تھے (متی ۵: ۲۰) اس کے برعکس خداوند مسیح مرضی آلہی کی مطلق تابعداری طلب کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ متی (۷: ۲۱)

نفس کشی کی ضرورت

خدا کی اس مرضی کو پورا کرنے کے لئے نفس کشی کی ضرورت ہے۔ یعنی خودغرضی کو جو طبعی انسان کا خاصہ ہے۔ ترک کرنا لازمی ہے۔ کیونکہ گناہ کی اصلیت یہی ہے اور خداوند مسیح بھی یہی چاہتا ہے۔ کہ اس کا شاگرد اپنی خودی سے انکار کرے جو گناہ کے ساتھ منسوب ہوئی ہے۔ یعنی خودغرضی "اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانی چاہے وہ اُسے کھوئیگا۔ اور جو کوئی میرے واسطے اپنی جان کھوئیگا وہ اُسے پائیگا" (متی ۱۶: ۲۴ و ۲۵) جو شخص مسیح کا شاگرد بننا اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ اُسکو لازم ہے کہ اپنی خودی سے انکار کرے۔ یعنی اپنی گناہ آلودہ خودی پر فتوے لگائے اور اس کو نفرت سے دیکھے اور چھوڑ دے۔ گویا کہ اب اُس کا حق نہیں ہے۔ کہ وہ مجھ میں رہے اور مجھ پر حکمرانی کرے۔ مگر اس فتوے کو عملی صورت دینے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔ بغیر صلیب اُٹھائے خودی سے انکار نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی سچے طور پر اپنے پڑوسی سے محبت کرتا ہے۔ تو خودی سے ضرور انکار کریگا جیسا کہ مسیح نے جس نے کہ دنیا کو سچے طور پر پیار کیا اور اپنی خودی سے انکار کیا۔ اور صلیب اُٹھائی یہی خودی کو صلیب دینا ہے۔ مسیح کی خدمت میں جو شخص صلیب اُٹھاتا ہے۔ اور جس کو عملی طور پر پڑوسیوں کی خدمت میں ظاہر کرتا ہے۔ اُس سے خودی ہلاک ہوجاتی ہے۔ اور اُس کی زندگی میں سچی محبت اور عمل کا ظہور ہوتا ہے پس لازم ہے کہ مسیح کا جو شاگرد خدا کی بادشاہت میں داخل ہوتا ہے۔ یا ہونا چاہتا ہے۔ وہ روز بروز اس کے نقش قدم پر چلے۔ اس راہ سے ہرگز گمراہ نہ ہو جس پر کہ وہ چلا ہے۔ ضروری ہے کہ وہ بھی مسیح کی طرح ہو اور اپنے آپ کو خالی کرے۔ خادم کی صورت اختیار کرے۔ اپنے آپ کو پست کرے یہاں تک فرمانبردار رہے کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کرے۔ اور تب اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسیح ہی کی طرح وہ بھی بہت سربلند ہوگا۔ اُسے ایک نام ملیگا۔ جو سب ناموں سے اعلےٰ ہے۔

شاہنشاہ معظم جارج پنجم کے جنم دن پر خوشنودی کے نعروں کی بلند پرواز یے

ہمارے معزز نامہ نگار مسٹر خورشید عالم کسولی سے لکھتے ہیں

ہو سلامت شاہنشاہ ہند با عز و کمال
آج کا دن ہو مبارک ہو مبارک نیا سال

کسولی کا مقام دیکھنے میں تو عام معلوم ہوتا ہے بیشک اتنا چھوٹا بھی تو نہیں ہے۔ لیکن تو بھی بڑے بڑے اسٹیشنوں کے شمار میں نہیں ہے۔ مگر ہندوستانی مسیحیوں کے کام جہاں مقام میں لگا ہے لگا ہے۔ نمو ہوتے رہتے ہیں نہایت ہی عظیم اور بابرکت ثابت ہیں۔

اس میں جائے شک نہیں ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ ذوالجلال کی کثیر برکات کا جھنڈا ہرسمت آویزاں نظر آتا ہے۔ کسولی مقام کے کئی ایک کارہائے قابل تعریف ہیں قبل ازیں کئی ایک مرتبہ جناب ایڈیٹر صاحب بہادر نور افشاں کی مہربانی سے معزز ناظرین وسامعین پر بذریعہ اخبار نور افشاں جس کو کہ ہندوستان کا نیر اعظم کہنا بجا ہے۔ روشن ومنور کرنے کا منصب حاصل کر چکا ہوں لہٰذا اب ایک وقوع کی مختصر تواریخ کا اظہار کرنے کی جرأت کا خواستگار اور معزز ناظرین نور افشاں کی خدمت میں عرض گذار ہوں کہ مضمون ہذا کا مطالعہ فرما کر خیر خواہی کی خوشنودی کا حظ اٹھائیں۔

مورخہ ۲۲ جون ۱۹۱۴ء بوقت ۴ بجے دوپہر ایک عظیم الشان اجلاس منجانب ہندوستانی مسیحی برادران بپٹسٹ مشن کے گرجا گھر میں قرار پایا۔ جس میں کہ مرد عورتوں اور بچوں کی حاضری سے اجلاس کا کمرہ خوب معمور ورونق پذیر ہوا۔ اور پادری سی ایچ ڈیلیس صاحب نے جو کہ اس مقام پر بپٹسٹ مشن کے انچارج ہیں میر مجلس کے کام کو نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ سر انجام پہنچایا۔ اس اجلاس کا خاص مدعا اور مقصد یہ تھا کہ اپنے شاہنشاہ معظم جارج پنجم کے جنم دن کی یادگار میں ہندوستانی مسیحیوں کی طرف سے اپنی دلی خیر خواہی اور نیک نہادی کا اظہار کیا جاوے۔ میر مجلس صاحب نے ایک چھوٹی سی عبادت کے ساتھ جلسے کی کارروائی کا آغاز کیا۔ مابعد جس کے مسٹر ایم۔ ایلیغذر ٹھیکہ دار مسٹر خورشید عالم سیکنڈ کلرک سینٹرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور مسٹر لکی جان صدر بازار حال ساکنان کسولی نے حاضرین جلسہ کی خدمت میں اپنے اپنے اڈریس پیش کئے اور سلطنت انگریزی کے مشفقانہ ومہربانہ برتاؤ وسلوک کو پیش کر کے اپنے دلی تصدیق کو نثار کیا۔ اور اپنے شاہنشاہ معظم کے جنم دن کے بارے میں مبارکبادیوں کی بوچھاڑ سے چیرز کی اذاں کو فلک رسید کر دیا۔ اس کے بعد تمام حاضرین نے ایستادہ ہو کر نہایت ہی تعظیمانہ ومودبانہ طریقے سے میر مجلس کی رہنمائی پاکر عین مرتبہ بادشاہ کی جے۔ بادشاہ کی جے۔ بادشاہ کی جے کے نعروں کی بلند آوازی سے بڑی تعظیم وتکریم کے ساتھ اپنے شاہنشاہ کو سلامی دی۔ اس کے بعد ہندوستانی مسیحیوں کی طرف سے ایک ٹی پارٹی بھی ہوئی جس کے منتظم مسٹر ایلیغذر صاحب تھے۔ پس جلسہ شاہنشاہ معظم پر خیر باد کی مبارکبادیاں نثار کرتا ہوا اختتام تک پہونچا۔

شہرہ زن ہے کہ وہ شاہنشاہ آباد رہو
ہپ ہپ کے نعروں سے مبارکباد ہو

ایک بہادر راجپوت بیوی کے قبضے میں

ایک بڑھا سپاہی اڈمیاسن نامے ایک انگریزی اخبار میں یوں رقمطراز ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب ریواہ جو ۱۸۹۱ء میں فوت ہو گئے ہیں ہندوستان بھر میں بڑے بھاری شکاری اور شہ زور راجپوت راجہ تھے۔ انہوں نے سینکڑوں شیروں کے شکار کئے۔ اور بعض کو ان میں سے بہت ہی نزدیکی فاصلے سے مارا تھا۔ اور ان کی رعایا ان کے زور اور رعب سے ہمیشہ خائف اور ہیبت زدہ تھی۔ مگر وہ اپنے بیویوں کے بالکل قابو میں تھا۔ جن کی تعداد آٹھ سے کم نہ تھی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اس علاقہ کا انگریزی افسر وہاں آیا۔ اور مہاراجہ صاحب معمول کے مطابق اپنے بڑے لاؤ لشکر اور ہاتھی گھوڑوں کے ساتھ اس کی ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوئے۔ آپ کا خیمہ کئی ایکڑ وسیع میدان میں لگا ہوا تھا۔ اور وہاں ہی ان کی بیویاں بھی معہ اپنے اپنے نوکر چاکروں اور محافظین کے اپنے خیموں میں قیام پذیر تھیں۔ دوسری صبح کیا نظر آتا ہے کہ راتوں رات ایک نہایت چھوٹا اور خراب سا خیمہ اسی خیمہ گاہ سے قریب نصف میل کے فاصلہ پر لگا ہوا ہے اور مہاراجہ صاحب وہاں براجمان ہیں۔ جب ان سے وجہ اس خیمہ میں قیام کرنے کی دریافت کی گئی تو انہوں نے کہا۔ کہ مہارانیوں سے بھاگ کر آیا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ میں کسقدر فیلسوف ہوں عورتوں کے ست جھگڑے۔ یہاں ساری راجپوتی جاتی رہی اور سارا زور اور سارا اختیار عنقا ہو گیا۔

بپٹسٹ مشن سیم سکول آگرہ

اس عنوان سے ایک خاصہ طویل مضمون آج ہی مورخہ ۲۰ ماہ حال کو برائے اندراج اخبار نور افشاں موصول ہوا۔ مضمون دلچسپ اور مفید معلوم ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ وقت پر پہونچ نہ سکا اس لئے آئندہ ہفتہ درج اخبار ہوگا



جنرل واشنگٹن کی عظمت

جنرل واشنگٹن امریکہ کا بڑا بھاری مدبر اور سپہ سالار تھا جو اپنے اوصاف حمیدہ اور خواص جمیلہ کے سبب سے شہرۂ آفاق تھا۔ بہت سے ممالک کے بڑے بڑے مورخوں اور اہل قلم نے واشنگٹن کی عظمت اور سیرت کو بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔ اور اس کی بابت اپنی نہایت بیش قیمت اور گراں قدر رائیں اپنی کتابوں میں چھوڑ گئے ہیں۔

گلیڈسٹون نے اس کی بابت یوں رقم کیا ہے کہ دنیا کی تمام شخصیتوں (مسندوں) کے درمیان جن پر تاریخ نے بڑے بڑے ملکی لیڈروں اور مدبروں کو سرفراز کیا ہے۔ اگر مجھ سے اس کا نام دریافت کیا جائے جو ان میں سے سب سے زیادہ سرفراز تھا تو میں فوراً واشنگٹن کا نام لونگا۔ ڈاکٹر ڈیوڈ رامزے واشنگٹن کی سوانحعمری میں جو اس نے ۱۸۰۷ء میں شائع کی تھی یوں خامہ فرسا ہے کہ کسی قسم کے آدمی کیلے نمونوں ان کی تعداد تھوڑی ہی ہوا کرتی ہے اور ایسے آدمی بھی تھوڑے ہوا کرتے ہیں جنہیں دنیا بڑا کہتی ہو اور جن کی بعض خوبیوں پر ان کے مقابل کی برائیوں سے کوئی دھبہ نہ لگا ہو۔ مگر جنرل واشنگٹن کی یہ حالت تھی۔ اس کا مذہب بلا ریاضت تھا۔ وہ ذی مرتبت تھا مگر تکبر اس میں نہ تھا عفت اور حلم تو تھا۔ مگر عالی حوصلگی کے ساتھ۔ اس میں شجاعت بلا تعجیل۔ خلق بلا خودنمائی۔ خالص خوش خلقی وغیرہ وغیرہ اوصاف موجود تھے۔ لوگوں نے اس کی ذاتی خصلت اور عام زندگی کی بڑی چھان بین کی وہ اخلاق اور مذہب ہر دو کا دوست تھا۔ اور اس نے اپنے تمام افعال میں خدا کی پرہیزگاری کا پورا پورا اظہار کیا۔ الغرض وہ خلوتی اور رفاہ عام ہر دو امور میں نہایت دیندار تھا۔ مشہور و معروف فرانسیسی مورخ گیرٹ کہتا ہے۔ کہ واشنگٹن کو کامیابی اور راحت ہر دو نصیب تھیں وہ دنیا میں سبھوں سے زیادہ نیک اور خوش قسمت تھا۔ اِن سے بڑھکر اور کون سی نعمت خدا اس کو عنایت کر سکتا تھا۔ سینٹر ہنری کیبٹ لوج اپنی تاریخ میں کہتا ہے کہ "واشنگٹن کو اپنے زمانہ کی رائے پر ایسا بھروسہ تھا جیسا کہ اُسکا بھروسہ موت کے بعد کے امور کی بابت تھا۔ وہ موت کو ٹھنڈے دل سے بلکہ بڑی بے اعتنائی سے دیکھتا تھا۔ وہ زندگی کو پیار کرتا تھا اور بڑے گہرے طور سے اُس سے حظ اُٹھاتا تھا۔ مگر جو شجاعت اُس میں موجود تھی۔ اور جو اُس سے کبھی معدوم نہ ہوئی تھی۔ اُس سے وہ ہر لمحہ میں بلا پس و پیش خطرات کا سامنا کیا کرتا تھا۔ اس امر میں اُس کا مذہبی ایمان ہی اُس کا ممد و معاون تھا۔ اُس میں کسی قسم کی مذہبی نمائش اور خودنمائی نہ تھی۔ اور جیسا کہ دیگر امور میں ویسا ہی مذہبی امور میں بھی وہ نہایت ہی سادہ اور سنجیدہ ہی تھا۔ شکوک اور شبہات اُس کے دل میں کبھی نہ آتے تھے۔ مگر وہ ہمیشہ ایک حکمران پروردگاری اور مہربان خدا پر یقین رکھتا تھا۔ اور مصیبت اور فتحمندی ہر دو موقعوں پر وہ نہایت ہی اعلےٰ اور عجزوں کے ساتھ خدا سے دعا مانگا کرتا تھا۔" واشنگٹن ارونگ کہتا ہے۔ "کہ واشنگٹن اور اس کی بیوی ہر دو پروٹسٹنٹ ایپسکوپل چرچ کے ممبر اور شریک عشا تھے۔ اور جب کبھی اس کو اجازت یا فرصت ملتی تو ہر سبت کو وہ عبادتوں میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اس کا طور و طریق ہمیشہ مودبانہ اور دیندارانہ کا سا تھا۔"

(ہیرالڈ اینڈ پریسبیٹر)

بائبل کا سچا اشتیاق اور اُس کی تکمیل

امریکہ کے ایک غریب لڑکے کا ذکر کرتے ہیں کہ اُس کو بائبل کی ایک جلد حاصل اور اُس کو پڑھنے کا بڑا بھاری اشتیاق تھا۔ وہ سارے دن اُسی کی تحصیل کی دھن میں لگا رہتا تھا لیکن چونکہ اُن دنوں بائبل نہایت ہی کمیاب تھی کیونکہ چھاپہ کا فن ابھی نہ نکلا تھا۔ اور اُس کی والدہ اس قدر غریب تھی کہ بائبل کی جلد کے لئے قیمت دینے کے بالکل ناقابل تھی۔ اس لئے وہ بھی مجبور تھی۔ اب ایسا واقعہ ہوا کہ ایک مرتبہ اُس کے گھر پر دو اجنبی شریف آدمی اتفاقاً آگئے۔ اور اُس کی والدہ سے کچھ کھانے کو مانگا۔ والدہ نے جو کچھ روکھا پھیکا موجود تھا۔ اُن کے سامنے لا رکھا اور وہ شریف زادے کھانے لگ پڑے۔ جب وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے تو یہ لڑکا سامنے بیٹھا ملول شباہت نظر آیا۔ اُنہوں نے یہ دیکھکر لڑکے سے پوچھا کہ تو کیوں ایسا ملول خاطر اور اداس نظر آتا ہے۔ اور تجھے کس چیز کی ضرورت ہے۔ اُس نے فوراً جواب دیا کہ مجھے بائبل کی ایک جلد کی اشد ضرورت ہے۔ لڑکے کی والدہ نے پیشتر اس سے کہ وہ لڑکے کو کچھ جواب دیں بات کاٹ کر کہا کچھ مضائقہ نہیں میں اس کو اگلے ہفتے جنرل واشنگٹن کے پاس لیجاؤنگی۔ لڑکے نے کہا لیکن میں تو جنرل واشنگٹن کے پاس جانے کی بہ نسبت یہی چاہتا ہوں کہ ایک بائبل مجھے مل جائے اور بس۔ ان مہمانوں میں سے ایک نے یہ بات سنکر نہایت ہی پسند کی۔ اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ بائبل کی بابت جو یہ تیرا شوق ہے وہ برابر جاری رہے دوسرے دن اُس چھوٹے لڑکے کو ایک خوبصورت جلد بائبل کی مل گئی جس

کے ٹائیٹل پیج کے اندر کے صفحہ پر لکھا ہوا تھا "جارج واشنگٹن کی طرف سے" وہ جارج واشنگٹن ہی تھا جو اجنبی مسافر کے بھیس میں اُس کے ہاں مہمان ہوا تھا اور جس سے وہ لڑکا ہمکلام ہو رہا تھا۔ مگر وہ نہ جانتا تھا کہ میں جارج واشنگٹن ہی سے بول رہا ہوں۔

خدا کی مرضی کیا ہے؟

مذکورہ بالا آیت پر غور کرنے سے جو پہلا اور ضروری سوال دل میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ خدا کی مرضی کیا ہے۔ جس کے پورا کرنے سے آدمی خدا کی بادشاہت میں داخل ہوگا؟ مسیح خداوند نے اس سوال کا واضح اور مختصر جواب اس حکم میں دیا ہے۔ کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اس کی مانند یہ ہے۔ کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ اِن ہی دو حکموں پر تمام توریت اور انبیا کے صحیفوں کا مدار ہے" (متی ۲۲: ۷ سے ۴۰) خدا کی یہ محبت جس کا مسیح نے اس جگہ ذکر کیا ہے۔ واقعی خدا کی بادشاہت کے فرزندوں کا جو خدا کے فرزند ہوگئے ہیں فرض ہے۔ مگر ضرور ہے کہ یہ محبت جو خدا کی بادشاہت کے فرزند کے دل میں موجود ہے۔ اپنے پڑوسی سے محبت کرنے کے ذریعہ عملی طور پر منکشف ہو۔ جو بیز خدا کی بادشاہت کا فرزند ہے۔ یا کم از کم فرزند بننے والا ہے۔ اس محبت کی تشریح ہمارے نجات دہندہ نے نیک سامری کی تمثیل سے اور زیادہ واضح کر دی ہے جس کا ذکر لوقا ۱۰: ۲۵ سے ۳۷ تک میں آیا ہے۔ اور اس سے بڑھکر متی ۲۵: ۳۱ سے ۴۶ تک میں بالتصریح بیان ہے وہی لوگ داخل ہوسکتے ہیں غریب بیمار مصیبت زدہ اور تنگ حال بیچاروں کی خدمت کی ہو۔ اسکے بغیر کوئی خدا کی بادشاہت میں۔

کر دی گئی ہے۔ جہاں لکھا ہے کہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ چونکہ تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ کیا اس لئے میرے ہی ساتھ کیا۔۔۔۔ چونکہ تم نے ان سب سے چھوٹوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ نہ کیا اس لئے میرے ساتھ نہ کیا اور یہ ہمیشہ کی سزا پائینگے۔ مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی۔ یہی خدا کی مرضی کو پورا کرنا ہے جس کے بغیر کوئی بھی خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ خدا کی بادشاہت پر قابض ہونے کی یہ بھی ایک شرط ضروری اور غیر منفک ہے۔ لیکن اگر اس بادشاہت کے پرچم بردار نے کا تجربہ کسی نے ضرور ہی کر لیا ہے تو خدا سے محبت کرنی اور اپنے پڑوسی سے محبت کرنی اُس میں سے خود بخود اور طبعی طور پر نکلتی ہیں۔

ضرورت

۳/۲

ایک ایسے بیوپارک کی ضرورت ہے۔ جو ایک بڑے اسٹیشن میں رہ کر کام کرسکے۔ ہندی جاننے والے کو ترجیح دیجائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت درخواستیں مع سندوں کے پتہ ذیل پر بھیجنی چاہئیں۔

پادری پی۔ اے پیٹر صاحب
چانپا۔ ضلع بلاسپور

راقم:۔ اے۔ ڈیوڈ کیرٹیکر۔ لیپراسلم
چانپا۔ ضلع بلاسپور

مراسلات

بقیہ مکالمہ

مورخہ ۱۳ و ۲۰ جون ۱۹۱۴ء

مورخہ ۱۳ جون ۱۹۱۴ء کے روز مسٹر لیکین گرجہ گھر پر تشریف نہ لاسکے۔ اس وجہ سے الوہیت مسیح پر زیادہ کلام نہیں ہوسکا۔ مہاشہ کشن چند نے اس روز مرقس ۱۲: ۲۸-۳۴ پر استفسار فرمایا۔ تمام گھنٹہ اس روز آپ کی تسلی کے لئے خرچ ہوا جب وقت ختم ہوا تو آئندہ پہلو تہی کر کے ہم رخصت ہوگئے۔ اس روز سامعین کی ایک خاصی جماعت حاضر تھی۔

مورخہ ۲۰ جون ۱۹۱۴ء کے روز مقررہ وقت پر مسٹر لیکین اور غلام حیدر اور مہاشہ کشن چند اور بھی ایک دیگر صاحبان اور سامعین حاضر آئے اور الوہیت مسیح پر پھر کلام شروع ہوا۔ پچھلے مکالمہ کی تحریر جو نور افشاں میں شائع ہوچکی تھی مسٹر لیکین نے پڑھی اور سوال کیا۔

کہ آپ بیان کر چکے ہیں کہ صفات باری ذات باری کا عین ہیں۔ کلمتہ اللہ جو بقول آپ کے جامع جمیع صفات باری ہے وہ بھی ذات باری کی صفت عین ہے۔ اور یہ کلام اللہ بقول آپ کے یسوع مسیح کی بشریت میں مجسم ہوا تو میرے نزدیک یہ تجسم دو حال سے خالی نہیں یا تو ذات باری یعنے باپ مجسم ہوا یا کلام اللہ جو صفت

باری ہے تجسم میں ذات باری سے بالکلیہ جدا ہو گئی اور صفت کا اپنے موصوف سے جدا ہونا بالاتفاق محال ہے۔ اور اگر ذات باری یعنے اب مجسم ہو گیا تو ابن اللہ یعنے کلام اللہ کا تجسم نہ رہا۔ اس کا بہیں جواب دیجئے۔

جواب میں عرض کی گئی (۱) مسیحی مسلمات میں باپ کا یعنے ذات باری کا تجسم ممنوع مانا گیا ہے لہذا اس بات کا تو آپ خیال ہی نہ فرمائیں۔ (۲) ابن اللہ یا کلام اللہ کا جو جامع جمیع صفات باری ہے۔ یسوع مسیح کی بشریت میں تجسم مانا گیا ہے (کلام مجسم ہوا) اور یہ ابن اللہ یا کلام اللہ غیر مخلوق ہے۔ (۳) یہ کلام اللہ کچھ اور نہیں۔ مگر ذات باری کا معنا ہے۔ اور معنا بھی با تشخصیت ہے۔ کیونکہ اس میں ذات باری کی انانیت پائی جاتی ہے پس اس سے ذات باری اور کلام اللہ میں امتیاز قائم ہو گیا۔ کیونکہ کلام اللہ ذات باری کا معنا با تشخصیت ہے۔ اور ذات باری صاحب معنا ہے۔ لہذا جب کلام اللہ کا تجسم ہوا تو صاحب معنا تجسم کی قید سے آزاد رہا تجسم کا حکم ذات باری کے معنا پر قائم ہوا۔

یسوع ناصری کی انسانیت کو ذات باری کے معنا کا بدرجہ اتم علم و عرفان و ادراک ہوا یہ ادراک ایسا کامل ہوا کہ ذات باری کے معنائی حقانیت پر انسانیت ایسی عالم و شاہد ہو گئی۔ جیسے کہ ذات باری اپنے معنائی عالم و شاہد تھی۔ ان معنائی انسانیت کے عالم و شاہد ہونے کی یہ دلیل ہے کہ یسوع ناصری نے اپنی زندگی اور کلام سے ذات باری کا درجہ کمال تک ادب و اطاعت کی پس یہ مختصر کیفیت کلام اللہ کے تجسم معانی پر اضافہ ہے۔

اب جبکہ ہمارے مسلمات میں صفات باری ذات کا عین مانی جاتی ہیں۔ اور کلام اللہ ذات باری کی ایسی صفت ہے۔ جو جامع جمیع صفات باری ہے اور یہ کلام اللہ یسوع مسیح کی انسانیت میں مجسم ہوا تو کسی طور سے اس کلام اللہ کا ذات باری سے انفکاک لازم نہ آیا۔ بلکہ کلام اللہ کے تجسم نے ذات باری کا یسوع ناصری کی انسانیت کو ایسا عالم و عارف بنا دکھایا جیسا کہ ذات باری انسانیت کو اپنا عالم و عارف بنانا چاہتی تھی۔

سوال :- یسوع مسیح کی انسانیت کو کلمتہ اللہ کا کیسے ادراک ہوا؟ اس پر کوئی عقلی دلیل پیش کریں۔

جواب دیا گیا کہ عقل شاہد ہے کہ ہماری دنیا میں عام طور سے انسان سے افضل کوئی مخلوق نہیں ہاں انسان کے قوائے ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی اسبات پر شاہد ہیں کہ وہ اپنے خالق کے علم و ادراک کے لئے موضوع و موزوں ہے۔ انسان کو حقائق جسمانی و روحانی کا علم و ادراک باعتبار ذات کے نہیں بلکہ باعتبار صفات کے ہوتا ہے۔ جیسے مجھے حاضرین و سامعین کا اور سامعین کو میرا علم و ادراک باعتبار ہماری صفات کے ہو رہا ہے۔ ایسے ہی یسوع مسیح کی انسانیت کو ذات باری کا علم و ادراک کلام اللہ کے علم و ادراک سے ہوا جو کلام اللہ جامع جمیع صفات باری ہے۔ انجیل نے کہا ہے کہ خدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے۔ اس نے اظہار کیا پس یسوع مسیح کے علم کا معلوم اول بیٹا یا کلام اللہ ہے اور معلوم ثانی خدا کی واحد ذات ہے۔

سوال :- کیا یسوع مسیح کی انسانیت کو اسی طرح کلام اللہ اور ذات باری کا علم و ادراک ہوا جس طرح ہم بنی آدم کو اسباب خارجی کا علم و ادراک ہوتا ہے۔ یا کسی خاص طور سے۔

جواب دیا گیا کہ یسوع مسیح کی انسانیت اور بنی آدم کی انسانیت میں یہ فرق ہے۔ کہ وہ معجزانہ طور سے پیدا ہوئی اور معصوم عن الخطا تھی۔ اس کے سوا وہ نبوت کو چھوڑ کر باقی سب باتوں میں ہماری مانند تھی۔ پس جس طور سے ہر ایک انسان کو دیگر حقائق کا علم و ادراک ہوا کرتا ہے۔ اس طور سے یسوع مسیح کی انسانیت کو حقیقت زیر بحث کا علم و ادراک ہوا۔

سوال :- پھر آپ کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ ذات باری کا تجسم نہیں ہوا صرف کلام اللہ یا ابن اللہ کا تجسم ہوا۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب دیا گیا۔ ہاں یہ درست ہے۔ اس پر مسٹر ڈکینین نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ متفق ہوں مسئلہ زیر بحث پر میرا اور کوئی اعتراض نہیں ہے۔ الوہیت مسیح پر مکالمہ ختم ہوا بعد سلام کے ہم ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔ (یہ مورخہ ۲۰ جون کے مکالمہ کا خلاصہ ہے)

غلام مسیح

ضرورت

مشن ہکمل فروز آباد ضلع آگرہ کے لئے ایک مسیحی اُستاد کی ضرورت ہے۔ سائل انٹرنس پاس یا میٹرک ہونا چاہئے تنخواہ ۳۰ روپیہ درخواستیں ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام معہ اسناد آنی چاہئیں

ایک اور پھول توڑا گیا

برفت آں گلبنِ خرم بباد ے
دریغے ماند و فریاد ے و داد ے

ایک سال کا عرصہ گذرا کہ ہمارے بزرگ ڈاکٹر ٹی ایل سکاٹ صاحب پروفیسر تھیولاجیکل کالج گوجرانوالہ کے ہاں ایک دن بڑی خوشی منائی گئی پوچھا کہ یہ کیسی خوشی ہے۔ جواب ملا کہ آج مس وائیلٹ سکاٹ کی شادی ہے (یہ شادی پادری آر۔ ای۔ ایس صاحب مشنری سرگودھا کیساتھ ہوئی تھی) اپریل ۹ اجون بروز جمعہ بوقت ۷ بجے شام اچانک سرگودھا میں ایک آہ وفغاں کی آواز سننے میں آئی۔ جس سے کان سنسنا گئے۔ آنکھوں کے سامنے تاریکی چھاگئی۔ حیران ہوکر پوچھا کہ یہ آہ و نالہ کیسا ہے۔ افسوس کے ساتھ دھیمی آواز سے جواب ملا کہ آج اس مبارک جوڑہ کا رشتہ ٹوٹ گیا ہے۔ مسز ایس اپنے عزیز خاوند اور پیارے بوڑھے والدین کے دل پر بعد از دس بارہ دن کی بیماری کے دکھ سہنے اور ڈاکٹروں کی ان تھک کوششوں اور علاج ومعالجہ کے اجل کے سامنے سرِ تسلیم خم کر داغِ مفارقت رکھ اپنے آسمانی باپ کے پاس کوچ کر گئی ہے۔ اسی وقت آسمان سے آواز سنی کہ بچہ مبارک وہ مردے جو مسیح میں مرتے ہیں اور اپنی محنتوں سے آرام پاتے اور ان کے کام ان کے پیچھے پیچھے جاتے ہیں۔

سرگودھا میں مسز ایس کی خدمت کا عرصہ صرف ایک سال ہے۔ اور اس قلیل وقت میں مرحومہ نے اپنی مسیحی زندگی کا ثبوت بیماروں کے ساتھ ہمدردی اور محتاجوں کی مدد میں دیا ہے۔ گو میں مسز ایس کی ظاہری صورت سے واقف نہیں تو بھی اکثر دفعہ اس کے اوصاف حمیدہ کے سننے کا موقعہ ملا۔ میرا ایک دوست جو سرگودھا ہسپتال میں کام کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ مرحومہ بڑی ملنسار اور ہمدرد تھی۔ کلیسیائی کاموں میں بہت دلچسپی رکھتی اور حصہ لیتی تھی۔ چنانچہ کئی ایک موقعہ پر کلیسیا کے بیماروں کی خبرگیری میں ساری ساری رات جاگ کر خوب مدد کی۔ باہر علاقہ میں عورتوں کے درمیان خوب زور دیکر کام کیا۔ گویا سرگودھا علاقہ اور کلیسیا میں مرحومہ جانبی مسیحی زندگی کی تاثیر جس کے سبب سے وہ کلیسیا میں ہر دلعزیز تھی چھوڑ گئی ہے۔ وہ جاتی نہ رہیگی۔ گو آج وہ آسمان پر اپنے مسیح کے پاس ہے لیکن اس کی زندگی کی تاثیر اس علاقہ اور کلیسیا میں کام کر رہی ہے۔ جس کے لئے ہم اپنے مالک اور منجی خدا کے جس نے اسے نہایت ہی قلیل وقت کے لئے دیا شکر کرتے ہیں اور اپنے عزیز بھائی پادری ایس صاحب کے لئے جن کو اپنے عزیز ہمدم وغمگسار کی بے وقت جدائی کے سبب سے نہایت رنج والم ہے۔ اور بزرگ ڈاکٹر سکاٹ صاحب۔ مسز سکاٹ صاحبہ اور ان کے سارے عزیزوں کے لئے جن کے دلوں پر سخت رنج وغم کا بوجھ آن پڑا ہے۔ اس خدا سے جو تسلی اور آرام کا چشمہ ہے۔ دعا کرتے ہیں کہ وہ اس شدید زخم پر اپنے محبت والے ہاتھ سے تسلی کا مرہم لگا کر صبر جمیل عطا کرے۔

خادم
بی۔ ایم۔ رائے۔ گوجرانوالہ۔

تائیدِ مذاق سخن

گذشتہ ہفتہ کے نور افشاں کے ایک کالم میں مذاق سخن کی اپیل کے عنوان کا ایک مضمون جو کہ جناب منشی الیاداس صاحب رہسا کی تصنیف کا ایک تحفہ سمجھنا چاہئے میری نظر سے گذرا۔ اور جہاں تک میں نے اس مضمون پر غور کیا بہت مناسب اور ضروری نظر آیا۔ درحقیقت موجودہ زمانہ میں اس کی اشد ضرورت معلوم ہوتی ہے یہ وہ نایاب گوہر ہے کہ جس کی تلاش میں نہ صرف انسان بلکہ فرشتگان بھی ہیں۔ آسمان پر قادر مطلق خدا کی تمجید اور ستائش اسی کے ذریعہ ہوتی ہے صحیفوں کے مطالعہ سے صاف روشن ہے۔ کہ رب الافواج خدا جو اسرائیلیوں کی حمدوں کے درمیان سکونت کرتا ہے۔۔۔۔ الخ۔ یعنے کہ اسرائیل کی حمد خدا کے لئے تخت بن گئی جس پر وہ تخت نشین ہوکر اپنی قوم کے درمیان جلوہ افروز ہوتا رہا۔

حضرت داؤد جس پر عجیب الہام اترتا رہا وہ نہ صرف کسی کی تصنیف کردہ نظموں کو فن موسیقی تاربہ الاپتا رہا بلکہ خود نایاب کلام کا مصنف تھا زبور آپ کی تصنیف کا کافی ثبوت ہیں جن کے ورد سے جنت کی سیر انسان اس زمین پر کر سکتا ہے۔ حضرت داؤد میں مذاق سخن ضرور تھا۔ سلیمان کی تصنیفات میں سے ایک غزل الغزلات کو لے لیجئے کیا سین نظر آتا ہے۔ اگرچہ جسمانی دل کو جسمانی تصور آجائے گا تاہم روحانیوں سے تو پوچھئے کہ کیا گذرتی ہے۔ کیا سلیمان میں مذاق سخن نہ تھا۔ خود خدا انسان کی حقیقی تعریف سے مانوس ہوتا اور اپنی رحمت اور بخشش کا دروازہ ایکدم کھول





دیتا ہے۔

پولوس رسول اپنے خطوط میں کس قدر زور دیتا ہے کہ تم آپس میں گیت مزامیر اور روحانی غزلیں گایا کرو کیا پھر بھی مذاق سخن کا ہونا لاضروری خیال کیا جاویگا۔ ہرگز نہیں۔ پھر جبکہ ہمارے نوجوان دنیاوی عشق سے بھرپور غزلوں اور نظموں کی کتابوں کو خرید کر پڑھتے اور اپنے اخلاق اور چال چلن کو بگاڑ لیتے ہیں تو کیوں وہ کام نہ کیا جاوے کہ جس سے ایک پنتھ دو کاج کا مصداق صحیح ہو جاوے۔ ہمارے نوجوان اس بلا سے محفوظ رہیں اور ہمارے مسیحیوں میں علم عروض اس قدر کمال تک پہنچ جاوے۔ کہ جس دلسوزی کے ساتھ فرشتگان برحق خدا کی ثناخوانی کرتے ہیں۔ حضرت انسان بھی تمجید و تعریف الٰہی میں مشتاق پائے جاویں۔ آخر میں میری التماس ہے کہ تمام مسیحی صاحبان اس مضمون کی ضرورت اور تائید پر اپنا جادو نگار قلم اٹھاویں۔ اور جو صاحبان علم عروض کے مشتاق ہیں وہ طبع آزمائی کیا کریں۔ اگر کوئی دقت درپیش ہو تو جناب منشی الیاس داس صاحب رسا سے اصلاح و صلاح کی مدد ہر وقت مل سکتی ہے۔ مسٹر رسا صاحب ایک مشہور اور استاد مسلم شاعر ہیں میں نے آپ کا کلام خوب دیکھا اور سنا واقعی عروض کے قواعد سے معمور اور معرفت و رنگین کلامی سے بھرپور پایا۔ آپ کا ایک شعر لاکھ روپے کا ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ ؎

وہ رعب تھا حضور کا لب صلیب بھی
پتھر مزار پاک کا فوراً سرک گیا

جزاک اللہ کیا شعر ہے۔ اسی ایک شعر پر جنت نصیب ہو جانے کا امکان ہے۔ المختصر ضرور مذاق سخن کی تائید پر قلم اٹھایا جاوے اور ایک سوسائٹی اسی سلسلے میں قائم کی جاوے۔ نیز جناب ایڈیٹر صاحب نورافشاں سے بھی استدعا ہے کہ از رہ بندہ نوازی و کرم گستری اخبار دربار کے چند کالم بڑھا کر شائقین مذاق سخن کو ممنون فرماویں۔

ایک آخری درخواست یہ بھی ہے کہ جناب مسٹر رسا صاحب ان سطور کو پڑھکر اپنی تعریف اس خاکسار کی زبان سے سنکر ناخوش نہ ہو جاویں کیونکہ آپ کی عادت میں ہے کہ اپنی تعریف کے خواہاں ہرگز نہیں ہو سکتے۔ واقعی استادوں کا کام بھی یہی ہے۔ ناظرین اٹھ بیٹھئے۔ اپنا ٹوٹا ہوا قلم پھر تراش کر صفحۂ قرطاس کو نورافشاں کا گلدستہ بنائیے۔ اور اس مقبول عام اخبار کی توسیع اشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیجئے۔ اُمید ہے کہ صاحبان ضرور ان سطور ناقصہ پر خیال و توجہ بلیغ فرمائینگے۔

برگ سبز است تحفۂ درویش
گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

راقم الحروف خاکسار
ایم۔ جے۔ سٹیفن شوکت (دہلی)

استفسار

کتاب مقدس تاریخ بائبل و تاریخ کلیسیا کو جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو رسولی زمانے کی مسیحیوں کے قوانین کلیسیا مسیحیوں کے حقوق و طریق بشارت اور موجودہ زمانے کے قوانین کلیسیائی مسیحیوں کے حقوق طریق بشارت میں ہم کو زمین و آسمان کا تفرقہ نظر آتا ہے۔ بنابریں میں کچھ عرصہ سے اس کلیسیا کا متلاشی ہوں جو بلحاظ قوانین کلیسیائی مسیحیوں کے حقوق طریق بشارت کے رسولی زمانے کی کلیسیا کے مطابق ہو۔ میں نہایت ممنون ہونگا۔ کہ اگر کوئی بزرگ مجھ کو ایسی کلیسیا بتادے جس میں مذکورہ ہر سہ باتیں پائی جاویں۔

از طرف بی۔ رام لعل چوہڑہ لاہور

مسیحی نمونہ کس کو کہتے ہیں

اور

بتوں کی کلیسیا کو مبارکبادی

کروں جو کچھ کروں تیری ہدایت پا کے اے جینے۔
نہ جائے راہ بدنامی میں اکدم تو قدم میرا

تعریف اور حمد اُس خدائے عزوجل کو ہو جس نے اپنی قدرت کاملہ کے ایک ادنیٰ کرشمہ سے تمام کائنات کو رچا۔ اور ہم انسانوں کو افسری اور سرفرازی کا شرف بخشا۔ یہہ دنیا خدا کی عجیب و غریب دستکاریوں سے بھری ہے۔ جس چیز کو آپ دیکھئے۔ آپ کو قدرت کا تماشہ نظر آئیگا۔ اس دنیا میں وہ کشش ہے کہ انسان چاہے کیسا ہی نیک پارسا ہو۔ ایک مرتبہ تو ضرور ہی یہ اُس کی آنکھوں میں اپنی نیرنگی کا رنگ جما دیتی ہے۔ اور اکثر دیکھا ہے کہ اس نے نادان جوانوں کو اپنی حُبابی جوبن کی بہار دکھا کر اُنکے دل کو اپنا بنا لیا ہے۔

حضرت آدم کے ایام۔ آہ مجھ سے نہ پوچھو کہ وہ زمانہ کیسا زمانہ تھا کیسی کیسی سچی خوشیاں آدم اور حوا کے دل میں جاگزین تھیں۔ کس بیفکری کے عالم میں اُن کی زندگی گذرتی تھی۔ حق تو یہ ہے کہ وہ ایک ایسا زمانہ تھا۔ جس میں گناہ کا گذر قطعی نہ تھا۔ وہ لوث دنیا سے پاک تھے وہ زمانہ ایک

بھی بے فکری کا زمانہ تھا۔ اُن کو وہ پیاری ابدی خوشیاں میسر تھیں جن کا ہم کو خیال بھی نہیں ہو سکتا یہ سب کچھ تھا۔ مگر ہمارے دشمن شیطان نے ان کو ایسا بہکایا کہ کہیں کا نہ رکھا۔ بلکہ جہنم کا وارث بنا دیا۔ ہائے کس دھوکے سے اُس نے اُن سے خدا کی حکم عدولی کرائی۔ ہائے تیرا بُرا ہو تو نے ان دو غریبوں کے ساتھ وہ سلوک کیا کہ وہ ان تمام راحتوں اور خوشیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اے دنیا تو نے بھی ان کا ساتھ نہ دیا۔ بلکہ تو بھی صاف ان کے پیروں سے نکل گئی۔ ہائے وہ باغ عدن سے نکلکر کس قدر اپنے گناہوں سے پشیمان ہوئے ہونگے جب اُن کو اپنی گذشتہ زندگی کے بے فکر اور خوشی کے دن یاد آئے ہونگے۔ اے شیطان تو نے ان کے ہی ساتھ برائی نہیں کی بلکہ تمام انسانوں کو ذلیل اور گنہگار اور بہشت سے نکلوا کر جہنم کا لقمہ بنا دیا۔

مگر شکر ہو خدا کا کہ جس نے اپنی کمال رحمت اور پروردگاری ہم گنہگاروں کو یاد کیا اور اپنا بیٹا بخشا یعنے خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا۔ تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ شعر

گر بارِ شفاعت کو نہ لیتا وہ دوش پر اپنے
تو ممکن ہی نہ تھی بخشش ہما اولادِ آدم کی

یہ سچ ہے کہ اگر خداوند مسیح دنیا میں نہ آتا تو ہماری نجات ہرگز ممکن ہی نہ تھی۔ یہ سب اُس کی بخشش اور رحمت کا طفیل ہے۔ کہ ہم پھر اُس کے فرزند ٹھہرے اور نجات کے سزاوار ہوئے جب خداوند مسیح اس دنیا میں تھا تو وہ کیسے کیسے عجیب کام کرتا اور لوگوں کو نجات دیتا پھرتا تھا۔ اور وہی کام اُس نے اپنے شاگردوں کو سونپا۔ اور کہا کہ تم جاؤ تمام روئے زمین پر بشارتِ کلام اور نجات کی خوشخبری دو اور گمراہوں کو راہ راست پر لاؤ

اب سوال لازم آتا ہے۔ کہ آیا ہم اُس کے اِس حکم کی تعمیل کرتے ہیں یا نہیں۔ ہم اُس کے کلام کی بشارت جیسا کہ چاہیئے لوگوں میں دیتے ہیں یا نہیں ہم سچے مسیحی ہیں یا نہیں۔ ہم اُس کے کارگذار ہیں یا نہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ان دنوں میں بھی ایسے ایسے غیرتمند جوان پیدا کرتا ہے۔ جو اپنی زندگی خدا کے کام کے واسطے دیدیتے ہیں اور خدا کی مرضی اپنی مرضی سمجھتے ہیں۔ مثلاً مسٹر سمسون خاں صاحب جو کچھ ایام کے واسطے بنوں سے بٹالہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے یہاں پر خدا کے کلام کی بشارت اس غیرتمندی اور سرگرمی سے پھیلائی کہ صرف میں ہی نہیں بلکہ جن جن اشخاص نے اُن سے خدا کا کلام اور نصیحت سُنی وہ یہی کہتے ہیں کہ کاش خدا ایسے نیک مسیحی جوان پیدا کرے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ہند میں خدا کا کلام زور پکڑے اور ترقی کے زینہ پر قدم مارے۔ اور دنیا مسیح کو نجات دہندہ مانے۔ جب تک اُن کا قیام یہاں رہا۔ آپ کا یہی معمول تھا۔ صبح ہی اُٹھ کر خداوند کے کام کے لئے کمربستہ ہو جاتے تھے۔ اور اوروں کو بھی اپنے ہمراہ لے کر بشارتی کام میں ایک زندہ روح پھونک دیتے تھے۔ آپ کا طرزِ کلام ایسا شیریں اور موثر تھا کہ جس سے آپ گفتگو کرتے تھے آیا وہ امیر ہو یا غریب پنڈت ہو یا مولوی سادھو ہو یا فقیر آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ اور خداوند مسیح کے کلام کی بشارت اور خوشخبری آپ کے منہ سے بڑے اشتیاق کے ساتھ سنتا تھا۔ اور آپ کی ملاقات کا کم از کم ایک بار پھر خواہاں ہوتا تھا آپ نے یہاں پر وہ سرگرمی دکھائی کہ بہت سے بڈھے جوان ہو گئے۔ یعنی اُن میں بھی وہ جوانوں کی سی غیرت آگئی کہ وہ بھی خدا کی بشارت پر کمربستہ ہو گئے اور بہت سے سوتے ہوئے جاگ اُٹھے حقیقت میں مسیح کا سچا نمونہ اسی کو کہتے ہیں۔

اے بنوں کی کلیسیا تجھے مبارک ہو وہ اب ایسے ہونہار جوان پر تجھ کو فخر کرنا لازم ہے۔ کہ خدا نے تجھے ایک غیرتمند مسیحی جوان دیا ہے۔ کہ جس کے دم کا نہ صرف تجھے ہی بلکہ ساری کلیسیاؤں کو فخر کرنا لازم ہے۔ کاش ہم سب اس ہونہار جوان کے واسطے ایک دل ہو کر خداوند مسیح سے دعا کریں کہ وہ اس جوان کو اپنا بہادر اور سچا کارگذار سمسون بنا دے۔

چپ ہوں فلسطیاں زماں کچھ عجب نہیں۔
اُترے ہیں اس اکھاڑے میں سمسون نئے

ہماری دعا ہے کہ خدا ہر دم جہاں کہیں بھی وہ خداوند کا کلام سُناوے اُس کے ساتھ ہو اور اُس کی مدد کرے۔ تاکہ اُس کے ذریعہ خدا کا کلام بہت جلد جڑ پکڑ جائے اور ایک گلہ اور ایک گڈریہ ہو جاوے

اے خدا تو ہمیں بھی ایسا ہی غیرتمند بنا کہ ہم بھی تیرے لئے اس دنیا میں کام کر جائیں اور مرنے کے بعد خوشی اور جلال کا تاج پاویں

راقم:۔ رسا۔ از بٹالہ

کوریا میں مسیحیت

گذشتہ سے پیوستہ

میں نے خدا سے دعا مانگنا شروع کیا۔ خدا کو اپنا آسمانی باپ سمجھ کر اُس سے دعا نہ کی بلکہ یہ سمجھ کر خاص آرام نہ ملا۔

ایک روز جب میں رات کے وقت سو گیا

تو ایک چیز نے جو ایک آواز کی مانند تھی دوبارہ میرا نام لے کر مجھ کو اٹھایا۔ میں نے دوبارہ اُس آواز کو سنا تو میں نے معلوم کیا کہ یہ آواز میرے باپ خدا کی ہے۔ اس سے پیشتر میں روتا اور تھرتھراتا ہوا دعا کیا کرتا تھا۔

کیونکہ میں اپنے گناہوں کو دیکھتا تھا اور نجات کا یقین میرے دل میں نہ تھا لیکن اب یکایک میں نے معلوم کیا کہ میرے گناہ معاف کئے گئے ہیں۔ اور خدا میرا آسمانی باپ ہے میں ایکدم خدا کی طرف کے نعرہ مارنے لگا۔ اور چلایا اے خدا میرے باپ اے خدا میرے باپ اس وقت میرے دل میں نجات کا پورا یقین پیدا ہو گیا۔ یہ یقین ایسا تھا جو کہ مجھ کو بدھ مذہب کی ساری عبادت میں کبھی نہ ہوا میں نے اس بات کو پورے طور پر معلوم کر لیا کہ میری ان تمام سالوں کے بدھ مذہب کی عبادت اس شخص کے مانند تھی جو کہ ایک رسی کی بدولت ایک کراری پر چڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔ اور اُس کے کانوں میں یہ نصیحت آمیز آواز آتی تھی کہ خبردار رسی گلی ہوئی ہے۔ اور تم گرنے لگے ہو۔

جونہی کہ میں دعا اور ستائش میں باپ کہکر چلایا تو میں نے فوراً یہ معلوم کیا کہ مسیح میرا نجات دہندہ ہے۔ اور میرے لئے اُس نے بہت سی تکلیفیں گوارا کیں۔ اس تصویر پر خیال جمایا تو میرے دل میں بے بیان خوشی پیدا ہوئی۔ اُس نے میری طرح کو ہلا دیا۔ جس کا اثر کئی گھنٹوں تک رہا۔

باقی دارد

شعر و سخن

غزل

جب مرا مشکل کشا فرزندِ یزداں ہو گیا۔
کام جو مشکل سے مشکل تھا وہ آساں ہو گیا

آتے ہی کس کے یہ دل میرا درخشاں ہو گیا
کفر جو دل میں بھرا تھا نذرِ ایماں ہو گیا

میں ہوا یاں تک گناہوں کے سبب گریان
موجزن دل میں ہمارے بحرِ عرفاں ہو گیا

دُھل گئے خونِ مسیحا سے مرے سارے گناہ
کام جو مشکل سے مشکل تھا وہ آساں ہو گیا

کیوں ڈرے وہ موت سے کھٹکا اُسے کیا خلق کا
جب خدائے پاک اُس کا خود نگہباں ہو گیا۔

حق کو دیکھا اُس نے بیشک جس نے دیکھا آپکو
تیری باتوں سے عیاں یہ رازِ پنہاں ہو گیا

گر تعجب ہے مجھے تو ہے مجھے اِس بات کا۔
کیوں عیاں ہو کر وہ پھر آنکھوں سے پنہاں ہو گیا

بچ گئے تیرے ذریعے سے سزائے موت سے
تا ابد تیرا مسیحا ہم پہ احساں ہو گیا

اے مسیحا تیرا بھی کیسا مبارک نام ہے۔
نام لیتے ہی دلِ زخمی کا درماں ہو گیا

مرتا ہے بیمار تیرا ہجر میں کہہ دیجیو
اے صبا تیرا گذر گر سوئے جاناں ہو گیا

عشقِ عیسےٰ میں ہمیں بھی مشغلہ اچھا ملا
شعر کہتے کہتے اک طیار دیواں ہو گیا۔

فیض نور افشاں سے یہ مجھ کو ثمر اچھا ملا
لوگ کہتے ہیں ثمر بھی اب سخنداں ہو گیا

دیگر

میری نظر میں کھب گئی ہے یار کی طرح
میں ہوں نشے میں ہر گھڑی میخوار کی طرح

اُلفت کا یہ نشہ ہے عجب اس کی شان ہے
میں مست ہو کے رہتا ہوں سرشار کی طرح

دل میں وہی آتی ہے اچھی جو چیز ہو
کیوں دل میں گھر کرے نہ طرحدار کی طرح

میری فدا ہو جان نہ عیسےٰ پہ کس لئے
لیتے ہیں وہ خبر مری غمخوار کی طرح

ایمان نہ لائے عیسیٰ مریم پہ کس لئے
خود دار پہ چڑھا ہے گنہگار کی طرح

جلوہ وہ دیکھ پایا ہے آنکھوں نے اے ثمر
پیشِ نظر ہے میرے وہی یار کی طرح

آیا ہوں تیرے پاس مسیحا قبول کر
دامن سے منہ چھپائے گنہگار کی طرح

شیدا میں ہوں ازل سے جو عیسیٰ پہ اے ثمر
چبھتا ہوں چشمِ غیر میں خار کی طرح

دیگر

میں مانوں نہ کیوں اُس کو جو پھر مر کے جیا ہے۔
وہ میرے گناہوں کے لئے آپ موا ہے۔

جس سمت نظر پڑ گئی واں دیکھا تجھی کو
ہر رنگ میں ہر شے میں ترا ہی جلوہ نما ہے۔

تثلیث کا ہم راز تمہیں کیونکر بتائیں
یہ راز فقط ماننے والوں پہ کھلا ہے

ایماں سے کہو کیوں نہیں تم مانتے اُسکو
ہے سب کو فنا ایک اسی کو تو بقا ہے۔

میں مانونگا شیطاں تیری بات کو ہرگز
تیرے ہی سب سے تو بشر سب سے جُدا ہے
جز حضرت عیسےٰ کے بتا کون ہے شافع
پیغام مجھے روحِ مقدّس سے ملا ہے۔
دنیا میں تمرؔ سب کو یہی مژدہ سنادو
شافع ہے وہ اُمت کا جو فرزند خدا ہے

دیگر

انجیل میں توریت میں یہ صاف لکھا ہے
مانے جو مسیحا کو وہی مردِ خدا ہے
جب پیدا ہوئے حضرت عیسےٰ تو سنا ہی
یہ مژدہ ملائک سے شبانوں کو ملا ہے۔
کیا چیز ہے وہ کون ہے کیا شانِ خدا ہے
یہ راز ہمیں صدقہ سے عیسےٰ کے کھُلا ہے
کھٹکا نہیں محشر کا مرے دِل کو ذرا بھی
جب حشر میں مختار وہ فرزند خدا ہے
کیوں طالب راحت ہے بشر دارِ فنا میں
آرام مسافر کو سرا میں بھی ملا ہے۔
کر فکر وہاں کا کہ قضا سر پہ کھڑی ہے
کیوں عشق مجازی میں تو دیوانہ ہوا ہے۔
جز آپ کے عیسےٰ مرا حامی نہیں کوئی
جنت میں جگہ دینا تمرؔ کی یہ دعا ہے۔

راقم
آر۔ حاکم رائے تمر
جے پور راجپوتانہ۔

ہر ایک قسم کی خط و کتابت کرتے پتہ صاف اور خوشخط تحریر کیا کریں۔

منادی شہر میں کردو

دی ہنی ہوس چمبہ سٹیٹ سے براہ راست
ہمالیہ پہاڑوں کے تحفے بکفایت طلب فرمائیے

خالص تازہ صاف شہد فی ٹن دو پونڈ عہ
ایک ٹن پونڈ ۸ ر
خالص صاف سلاجیت خرطیہ فی ڈبی ۲ تولہ مر
خالص چینی ریکھہ جو سرا ایک درد کو مشفی ہے فی ڈبیہ
چھٹانک ۱ہر پونڈ عاؔر
خالص چینی چنیاتانی تیر فی چھٹانک ٹن ور پونڈ
تیے روپیہ
نیا نئی ریکھہ جو نامردی اور سستی کی بیماری میں کام
آتا ہے سالم نائزہ تیے روپیہ
تباریکھہ فی تولہ عہ
پانگی پہاڑ کا نیرہ سیاہ نہایت خوشبودار فی پونڈ
بارہ آنہ (۱۲/)
گل بنفشہ تازہ صاف فی پونڈ عہ
دیپ چشم۔ اس کے استعمال سے آشوب چشم دھند جالا دور ہوتا ہے۔ جو بوٹیوں کے رس سے طیار کیا ہوا ہے۔ فی ڈبی ۱ہر
خالص تازہ سونٹ فی ڈبی یک چھٹانک ۱ہر
بروقت آرڈر کا حوالہ ضرور دیویں۔ خرچہ بذمہ خریدار۔

المشتہر
دی منیجر ہنی ہوس چمبہ سٹیٹ برستہ
ڈلہوزی۔ پنجاب۔

تار کا پتہ:۔ ہمالین چمبہ۔

گھیگھے کی دوا ۴۴

گھیگھا سخت اور بہت بڑا یا بہت دنوں کا ہو جانے سے آرام نہیں ہوتا۔ مگر تھوڑے دن کا ورم رہتے ہی علاج برابر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔ ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے گھیگھے کو آرام کرنے کا دعوے رکھتی ہے۔ دوا ایک ماہ تک کرنا چاہئے۔ اس میں صرفہ بہت کم ہے۔ دوا ایک کھانے کی اور ایک لگانے کی ملتی ہے۔ جو کہ دو ہفتہ کیلئے کافی ہوتی ہے قیمت کھانے کی دوا (۱۲/) لگانے کی دوا (۴/) محصولڈاک ۵/

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں ورنہ کارخانہ سے طلب کیجیے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶
تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ضروری اطلاع

جو صاحب لکھتے ہیں کہ پتہ تبدیل کیا جاوے جب تک اپنا قیام گاہ کا پورا پتہ جہاں سے تبدیل ہوتے ہیں اور جس جگہ تبدیل ہو کر جاتے ہیں نہ لکھینگے تب تک اُن کے حکم کی تعمیل نہیں کرینگے اور نیز جو صاحب اخبار نہ پہونچنے کی شکایت لکھتے ہیں وہ بھی اگر اپنا پورا پورا پتہ خوشخط وچٹ کا نمبر نہ تحریر کرینگے تعمیل حکم نہیں ہوگی۔

شکایت معاف

منیجر نور افشاں لودیانہ

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب - رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ - یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ - عوام کے پڑھنے کیلئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر ✢

انجیل برنباس } من تصنیف عبد الاحد از قاہرہ کبھی سلل ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری ہیگنس صاحب کی کوشش جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲ر ✢

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو - ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو - رومن میں بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - ۸ر - اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہے - ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اِس کا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے ✢

خاندانی فرائض } ۱۱۲ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جائیگی ✢

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے ✢

جغرافیہ بائیبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے - یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے - یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائیبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہیئے - ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے - قیمت فی جلد - فارسی اُردو ۶ر و ۷ر ✢

دائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۶ر - فارسی اُردو ۶ر ✢

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اِسلیئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے ✢

ہدایت تیمار داران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد پہنچاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۸ر - یہہ کتاب دوبارہ چھپ کر تیار ہوگئی ہے ✢

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے - سعید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس اٹے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی - ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی ✢

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ - (۲) کیوں ہم بجائی بنیں - (۳) ہم ہوائی کیونکر بن سکتے ہیں - (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے - (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے - (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے - (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اِسے کس طرح استعمال کریں - (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ - (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے - (۱۰) کس طرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے - (۱۱) صاف خون - (۱۲) خوراک کی بناوٹ - (۱۳) قسم قسم کے کھانے - (۱۴) تیلی خوراکیں (۱۵) ہدایت خوراک - (۱۶) چمڑا - (۱۷) نہانا - (۱۸) کپڑے پہننا - (۱۹) پٹھے اور ورزش - (۲۰) دماغی اور کافی ورزش - (۲۱) گھر اور احاطے - (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت - (۲۳) صفائی - (۲۴) علیحدہ گھر - (۲۵) گاؤں اور قصبے - (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں - (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۹) فیصلہ نصیحت - قیمت ۴ر ✢

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک .. .. عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک .. .. عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد .. .. ۸/ ہے

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک .. .. .. ۵/ ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے ر	صر	ہلے
چوتھائی کالم	صر	ہلے	للعہ
نصف کالم	ہلے	للعہ	۲۵ع
پورا کالم	للعہ	۲۵ع	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	۶۰	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ مدعا ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں - (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے - (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا - (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا - (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہو چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں - (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہو مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہو +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہو - امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ او مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہو کہ یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ۵ر ماہوار

" " " اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار

" " " اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی - میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہو علاوہ ازیں جن رکشا - کروکونول بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ماعہ تک

قیمت کروکونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہو اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہو نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبٹیرین بیوائوں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا

جاری شدہ ۱۸۴۷ء رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہہ پہلا پرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کے لئے جاری ہو - اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہو بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہو نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۲۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا ہے گا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آ سکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں نرخ بہت کم رکھا گیا ہو تا کہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے +

خواہ اُردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں

بخدمت منیجنگ ڈائرکٹر

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ انارکلی - لاہور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہو اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہو اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہو - درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہو - یہہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہو قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - باغ دل کے پچھلے نمبر دو آنہ فی نمبر دیا جاتا ہو +

درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واٹلی بروز چھپا +